سوال

(528) افتتاحیہ-کتاب الفرائض

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بکر غریب آدمی ہے اس نے زید سے مبلغ دس روپے نقد لیے اور ماہ جیٹھ حال کو ۱۳، آثار پختہ چنے فی روپیہ کے حساب سے زید کو دینے مقرر کیے اگر بکر کے چنے بوجہ ژالہ باری یا بارش کے خراب ہوجائیں تو زید نے مبلغ دس روپے اصل ماہ جیٹھ کو واپس لینے ہیں اور شرط یہ ہے کہ بکر نے چنے زید کے گاؤں میں لے جا کر دینے ہیں کیا یہ جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باب دہم۔کتاب الفرائض

افتتاحیہ

نوشتہ ماہر فرائض حضرت العلام مولانا ابوالخطاب عبدلرحمن بن الامام عبداللہ الجبوای دام فیضہ الجاري

الحمد لولیہ والصلوٰة والسلام علی حبیبہ محمد والہ وصحبہ

اما بعد! واضح ہو کہ حضرت علامہ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری سری نوراللہ مرقدہ کے فتاویٰ دربارہ فرائض سمجھنے کے لئے علم فرائض کی ضرورت ہے۔ اس وجہ سے فرائض کا جاننا ضروری سمجھ کر مختصر طریقہ سے سراجیہ کا مطلب پیش کیا جاتا ہے۔ مقصود سے پہلے تعریف علم غرض موضوع جاننا بہتر ہے۔ ''

علم الفرائض یا علم المیراث وہ علم ہے۔ کہ جس کی وجہ سے کسی میت کا ترکہ صحیح طریقہ سے تقسیم کیا جاسکے۔ وغرضہ حق والوں کا حق دلانا موضوعۃ ترکات کا صحیح مصارف میں لانا مرنے والے کو معیت کہتے ہیں۔ اور جو چیزیں چھوڑیں اس کو ترکہ کہتے ہیں۔ رشتہ داروں کو وارث یا ورثاء کہتے ہیں۔

ورثاء کی تین قسمیں ہیں۔ 1۔ زوی الفروض۔ 2۔ عصبہ 3۔ زوی الارحام

زوی الفروض

زوی الفروض ان لوگوں کوکہتے ہیں کہ جن کے حصے اللہ کی کتاب قرآن مجید میں مقرر ہیں جیسے زوجہ کہ اس کے لئے اگر اولاد نہ ہو تو اس کے لئے چوتھائی اور اولاد ہو تو آٹھواں حصہ مقرر ہے ۔ کل زوی الفروض بارہ شخص ہیں ۔ جن کی تفصیلات آگے آتی ہیں ۔

عصبہ

اس کوکہتے ہیں کہ جوکچھ ذوی الفروض نے چھوڑالے لیوے اگر ذوی الفرض نہ ہوں تو سب ترکہ لے لیوے ۔

عصبہ کی دو قسمیں ہیں نسبیہ اور سببیہ عصبہ نسبیہ اسے کہتے جس کو عصوبت بسبب قرابت کے حاصل ہوئی ہو جیسے بیٹا پوتا وغیرہ عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں عصبہ نفسہ عصبہ بغیرہ عصبہ نفسہ وہ عصبہ مذکر ہے جو بہت سے بے واسطہ مونث کے علاقہ رکھتا ہو جیسے بیٹا پوتا وغیرہ عصبہ بغیرہ وہ عصبہ مونث جو اپنے بھائیوں کی جہت سے عصبہ ہو جائیں بیٹی پوتی وغیرہ عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت کے ہوتے عصبہ ہوجاوے جیسے اخت اخواہ عینی ہو خواہ علاقی بنت یا بنت الاین کے ہوتے ہوئے عصبہ ہوجاتی ہے عصبہ سببیہ وہ ہے جس کو عصوبت بہ سبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہو اسکو معتق یا مولے العتاقہ کہتے ہیں ۔

ترکہ کے ساتھ چار چیزیں ترتیب وار لگا ئو رکھتی ہیں پہلی 1 ۔ تجہیز و تکفین (2) دوسرے قرض ادا کرنا (3) تیسرے وصیت ثلث 3/1 ۔ یعنی تہائی تک جاری کرنا (4) چوتھے ورثاء کے درمیان کتاب وسنت واجماع امت کے مطابق تقسیم کرنا پہلے ذوی لفروض اس کے بعد عصبہ نسبیہ اس کے بعد عصبیہ سببیہ پھر روزوی الفروض نسبیہ پر ان کے حقوق کے مطابق پھر زوی الارحام پھر مولی الموالاۃ ۔ پھر مقرلہ ۔ پھر موصی لہ ۔ پھر بیت المال ۔

وراثت سے چار چیزیں روکنے والی ہیں ۔ 1 ۔ غلامی کامل ہو یا ناقص ۔ 2 ۔ وہ قتل جس سے قصال یا کفارہ لازم ہو ۔ 3 ۔ اختلاف دین 4 ۔ اختلاف دارین جب دونوں حکومتوں میں عصمت باقی نہ رہے ۔ دو ایسے ملک جن کے بادشاہ آپس میں لڑنے والے ہوں ۔ اور امن مفقود ہو ۔

<u>1 ۔ اللہ کی کتاب</u> قرآن مجید میں کل فروض یعنی سہام چھ ہیں ۔ نصف آدھا ربع چوتھائی ثمن آٹھواں ثلثین دو تہائی ثلث تہائی سدس چھٹا ۔

1 ۔ باب معرفۃ الفروض ومستقیھا

کل زوی لافروص بارہ شخص ہیں ۔ ازانجملہ چار مرد ہیں ۔ اب یعنی باپ جد صحیح یعنی باپ کا باپ ۔ باپ کے باپ کا باپ یعنی دادا پردادا ۔ جہاں تک اوپر ہو ۔ پس نانا یعنی ماں کا باپ جد صحیح نہیں ۔ اخ الام ۔ یعنی اخیافی بھائی ۔ زوج ۔ (یعنی شوہر) اور آٹھ عورتیں زوجہ (یعنی بیٹی) بنت الابن (یعنی پوتی) پڑوتی جہاں تک نیچے ہوں اخت لاب وام ۔ یعنی عینی بہن جو ایک ماں باپ سے ہو ۔ اخت لاب ۔ یعنی علاقائی بہن اخت لام یعنی اخیافی بہن ام یعنی ماں ۔ جدہ صحیحہ یعنی دادی نانی جو میت سے بے واسطہ جد فاسد یعنی نانا کے علاقہ رکھتی ہوں ۔ بہن ۔ بھائی ۔ کی تین قسم ہیں ۔ 1 ۔ اخیافی ۔ 2 ۔ عینی ۔ 3 ۔ علاقی

اخیافی اس کوکہتے ہیں کہ جس کی ماں ایک ہو ۔ باپ دو ہوں ۔ اخت الام اخیافی اخت ملابوین اخت لاب وام ۔ عینی ۔ (حقیقی) اس کوکہتے ہیں ۔ جس کے ماں باپ ایک ہوں ۔ اخت لاب ا علاقی سی کوکہتے ہیں ۔ جس کی ماں دو ہوں ۔ باپ ایک ہو ۔

جد صحیح اس کوکہتے ہیں ۔ کہ جب میت کی طرف نسبت کیا جاوے ۔ تو درمیان میں جد فاسد نہ آوے ۔ جدہ فاسدہ اس کوکہتے ہیں ۔ کہ جب میت کی طرف نسبت کیا جاوے ۔ تو درمیان جد فاسد آوے ۔ سہام کی تقسیم مطابق تفصیل زیل ہے ۔

نصف

5 نفر کےلئے ۔ زوج ۔ جب کہ ولدولد الابن لڑکا لڑکی پوتا پوتی نہ ہوں ۔ 2 ۔ بنت جب کہ ایک ہوابن (لڑکا) نہ ہو۔ 3 ۔ بنت الابن ۔ جب کہ ایک وہ ولد دابن الابن پوتا نہ ہو۔ 4 ۔ اخت لاب وام ۔ جب کہ ایک ہو۔ ولدولد الابن اخ لاب دام اب جد نہ ہوں ۔ 5 ۔ اخت لاب ۔ جبکہ ایک ہو۔ ولدولد الابن ۔ اخ لاب وام ۔ اخ لاب ۔ ابن وجد نہ ہوں ۔

ربع

4/1 ۔ 2 نفر کےلئے 1 ۔ زوج جبکہ ولدولد الابن ہوں ۔ 2 ۔ زوجہ جب کہ ولدولد اللبن نہ ہوں ۔

ثمن

8/1 ۔ انفر ۔ زوجہ کےلئے جب کہ ولدولد الابن ہوں ۔

ثلثان

2/3 ۔ 4 نفر کےلئے ۔ 1 ۔ بنت جب کہ دو ہوں ۔ یازیادہ ابن نہ ہوں ۔ 2 ۔ بنت الابن جب کہ دو ہوں یا زیادہ صلبی ولدوابن الابن نہ ہوں ۔ 3 ۔ اخت لاب دام ۔ جب کہ دو ہوں یا صلبی ولدولدلابن اب جد نہ ہوں ۔ 4 ۔ اخت لاب ۔ جبکہ دو ہوں ۔ یا زیادہ صلبی ولدولد الابن اب جداخ لاب وام اخت لاب وام جب کہ عصبہ ہوازب جد نہ ہو۔

ثلث

3/1 ۔ 3 نفر کےلئے ۔ 1 ۔ اخت لام ۔ 2 ۔ اخت لام ۔ جب کہ دو ہوں یا زیادہ ولدولد الابن اب جد نہ ہوں ۔

سدس

/6/1 ۔ 9 نفر کےلئے ۔ 1 ۔ اخت لام ۔ 2 اخت لام ۔ جبکہ ولدولد الابن اب جد نہ ہوں ۔ مذکر و مونث قسمت واستحقاق میں برابر ہیں ۔ 3 ۔ اب جب کہ ولدولد الابن ہوں ۔ 4 ۔ جد صحیح جب کہ ولدولد الابن ہو۔ اب نہ ہو۔ 5 ۔ بنت الابن ۔ جب کہ ایک بنت ہو۔ ابن ابن الابن نہ ہو۔ 6 ۔ اخت لاب ۔ جب کہ عینی بہن ایک ہو۔ عینی وعلاقی بھائی اب وجد نہ ہوں ۔ 7 ۔ ام ۔ جبکہ ولدولد الابن دو بھائی بہن عینی یا علاقی یا انجیافی ہوں ۔ 8 ۔ ام لاب ۔ 9 ۔ دام الام جبکہ ام نہ ہو۔

اب

باپ کی تین حالتیں ہیں ۔ 1 ۔ فرض مطلق 6/1 سدس (چھٹا حصہ) جب کہ ابن ابن الابن ہو۔ 2 ۔ فرض معہ عصبہ جب کہ بنت (بیٹی) یا بنت الابن (پوتی) موجود ہے ۔ (یعنی جب میت باپ کو چھوڑے ۔ اور بیٹی یا پوتی کو چھوڑے ۔ اور کوئی بیٹا یا پوتا نہ ہو۔ تو باپ کو بطور فرض کے چھٹا حصہ ملے گا ۔ اور بعد دینے دوسرے زوی الفروض کے جو بچ رہے بطور عصوبت کے ملے گا ۔ پس اس صورت میں باپ زی فرض وعصبہ (دونوں ہے) 3 ۔ محض عصبہ جب کہ ولد (لڑکا) یا ولدالابن (لڑکے کی اولاد) نہ ہوں ۔ یعنی میت باپ کو چھوڑے

اور بیٹا یا پوتا۔ یا بیٹی یا پوتی میں سے کسی کو نہ چھوڑے۔ تو باپ کو محض تعصیب ملے گی۔ (یعنی در صورت ہونے زوی الفروض کے کل مال اور بحالت نہ ہونے ان کے جو ان سے بچ رہے پس باپ اس صورت میں محض عصبہ ہے۔)

ابُ الابُ

جد صحیح (سگا دادا) کی تین حالتیں ہیں۔ 1۔ جب کہ میت کا باپ زندہ نہ ہو۔ اور میت کا بیٹا یا پوتا موجود ہو۔ تو اس صورت میں اس کو فرض مطلق 6/1 سدس یعنی چھٹا حصہ ملے گا۔ 2۔ فرض معہ عصبہ جب کہ میت کی بیٹی یا پوتی موجود ہو۔ 3۔ محض عصبہ جب کہ ولد (لڑکا) یا والد الابن نہ ہو۔

اخ لام۔ اخت الام

(اخیافی بہن بھائی جو ایک ماں اور دوسرے باپ سے ہوں) کی تین حالتیں ہیں۔ 1۔ سدس جب ایک ہو۔ (یعنی جب میت ایک اخیافی بھائی یا بہن چھوڑے تو اس بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملے گا۔ 2۔ جب میت اخیافی بھائی یا بہنوں میں سے دو یا زیادہ کو چھوڑے خواہ سب بھائی ہوں یا سب بہنیں ہوں یا ملے جلے ہوں تو ان کو ثلث یعنی تہائی ملے گا۔ اس تہائی کو آپس میں برابر برابر باٹ لیں۔ یعنی اخیافی بھائی بہنوں کو حصہ برابر ملتا ہے۔ نہ یہ کہ بھائی کو دوگنا بہن کا جیسا کہ عینی یا علاقی بھائی بہن ہیں۔ پس جب اخیافی بھائی بہن دو سے زیادہ ہوں۔ تو اس ثلث کو آپس میں بانٹ لیں گے۔ 3۔ جب میت کا بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی۔ یا باپ یا دادا موجود ہو۔ تو اخیافی بہن بھائی محروم ہو جاتے ہیں۔

زوج

(شوہر) کی دو حالتیں ہیں۔ 1۔ جب میت عورت کو اور صرف شوہر چھوڑے اور کوئی بیٹا یا پوتا نہ چھوڑے تو شوہر کو آدھا ملے گا۔ 2۔ جب ولد یا ولد الابن میں سے کوئی موجود ہو تو چوتھائی ملے گا۔

زوجہ یا زوجات

(بیویوں) کی دو حالتیں ہیں۔ 1۔ ربع۔ جب میت مرد ہو۔ اور زوجہ کو چھوڑے۔ اور بیٹے یا پوتے کو نہ چھوڑے تو زوجہ کو صرف ربع ملے گا۔ اگر کئی ہوں تو اسی ربع کو آپس میں برابر بانٹ لیں۔ 2۔ ثمن یعنی آٹھواں حصہ جب کہ ولد یا وہد الابن موجود ہو۔

بنت

(لڑکی کی تین حالتیں ہیں) 1۔ جب ایک لڑکی کو چھوڑے اور اس کے ساتھ کوئی لڑکا نہ چھوڑے تو لڑکی کو آدھا ملے گا۔ 2۔ جب لڑکی دو سے زیادہ ہوں اور کوئی لڑکا موجود نہ ہو تو ان کو دو تہائی (ثلثین) ملے گا۔ اسی کو آپس میں خواہ کتنی ہی ہوں۔ برابر برابر بانٹ لیں۔ 3۔ جب میت بنت کو چھوڑے اور اس کے ساتھ ابن بھی موجود ہو۔ تو اس صورت میں بنت عصبہ ہو جائے گی۔ ابن کی جہت سے پس در صورت نہ ہونے زوی الفروض کے کل مال اور بحالت ہونے ان کے جو کچھ ان سے بچ رہے۔ وہ سب ہی ان ہی ابن اور بنت پر کتنے ہی ہوں۔ اس پر تقسیم ہو گا۔ کہ ایک ابن کو دگنا ہر ایک بنت کا دیا جائے گا۔ مثلا میت اگر ایک ابن اور ایک بنت چھوڑے تو اس مال کے تین حصے کر کے دو حصے ابن کو اور ایک حصہ بنت کو دیا جائے گا۔ اور اگر دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑے تو مال مذکور کے وو دو حصے ہر ایک لڑکے اور ایک ایک حصہ ہر ایک لڑکی کو دیا جائے گا۔ اسی طرح سے کتنے ہی ہوں۔ جتنا ہر ایک لڑکی کو اس کا دوگنا ہر ایک لڑکے کو دیا جائے گا۔

بنت الابن

(پوتی) کی چھ حالتیں ہیں۔ 1۔ نصف۔ جب کہ پوتی ایک ہو۔ اور کوئی صلبی اولاد موجود نہ ہو۔ 2۔ ثلثان۔ جب کہ یہ دو ہوں۔ اور کوئی بیٹا یا پوتا یا بیٹی موجود نہ ہو۔ اگر پوتی دو سے زیادہ بھی ہوں۔ تو بھی اتنا ہی ملے گا۔ اسی ثلثین کو آپس میں برابر بانٹ لیں۔ 3۔ جب بیٹا نہ ہو صرف پوتا موجود ہو۔ تو اس وقت بنت الابن عصبہ ہوگی۔ اس صورت میں مذکر کے لئے دوہرا اور مونث کے لئے اکہرا ہے۔ یہاں مراد ابن الابن سے عام ہے۔ خواہ بنت الابن کے درجہ کا ہو یا اس سے نیچے کا یعنی بنت الابن کا بھائی ہو یا بھتیجا یا اور اس سے نیچے۔ 4۔ سدس۔ یعنی چھٹا حصہ۔ جب کہ ایک بیٹی موجود ہو۔ اور بیٹا یا پوتا نہ ہو۔ اسی سدس کو آپس میں جب کئی ہوں۔ برابر برابر بانٹ لیں۔ اسی صورت میں سدس اس لئے ملتا ہے۔ کہ حق بنات (بیٹیوں) کا ثلثین سے زیادہ نہیں ہے۔ پس جب بنت سے نصف لے لیا۔ تو حق بنات میں سے فقط سدس باقی رہ گیا۔ لہذا وہ سدس واسطے تکملہ ثلثین کے بنت الابن کو دیا گیا۔ یہی حال ہے ہر تلے والیوں کا جب ایک اوپر والی موجود ہو۔ مثلاً جب میت پڑوتی چھوڑے۔ اور ایک پوتی تو پوتی نصف سے لے لے گی۔ اور سدس جو حق بنات میں سے باقی رہا ہے۔ تکملہ ثلثین پڑوتی پائے گی۔ 5۔ جب دو صلبی بنت ہوں۔ اور ابن الابن (پوتا) موجود نہ ہو۔ تو پوتی محروم رہے گی۔ 6۔ جب بیٹا موجود ہو تو پوتی محروم رہے گی۔

اخت لاب وام

(عینی بہن جو ماں جائی اور باپ جائی ہو) کے پانچ حال ہیں۔ 1۔ نصف جب وہ صرف ایک ہو اور اخ لاب وام و بنت یا بنت الابن یا اب وجد صحیح موجود نہ ہو۔ 2۔ ثلثان۔ جب دو یا زیادہ موجود ہوں۔ اور اخ لاب وام یا بنت یا بنت الابن یا ابن یا ابن لابن یا اب یا جد صحیح موجود نہ ہو۔ 3۔ اخ لاب وام (یعنی عینی بھائی عصبہ کر دے گا مذکر کے لئے دوہرا مونث کے لئے ایک بشرطیکہ کہ بنت یا بنت الابن یا ابن یا ابن لابن یا اب یا جد صحیح موجود نہ ہو۔ 4۔ باقی جب بنت کا بنت الابن موجود ہو۔ یعنی جو کچھ ذوی الفروض کو دے کر بچ رہے۔ یعنی جب میت اخت لاب دام چھوڑے۔ اور بنت یا بنت الابن بھی موجود ہو۔ اور ابن یا ابن الابن یا ابن یا جد صحیح موجود نہ ہو۔ تو اخت لاب وام عصبہ ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ ذوی الفروض کو دے کر بچ رہے وہ باقی ہے۔ 5۔ محروم جب ابن یا ابن لابن یا اب یا جد صحیح موجود ہوں۔

(ف) اس حالت میں حقیقی بھائی بھی محروم ہو جاتا ہے۔

اخت لاب

(وہ بہن جو ایک باپ سے ہو اور دوسری ماں سے) کی سات حالتیں ہیں۔ 1۔ نصف جب ایک ہو ثلثین جب دو یا زیادہ ہوں۔ سدس۔ جب ایک اخت لاب وام موجود ہو۔ محروم جب دو اخت لاب وام موجود ہوں۔ للذکر مثل حظ الانثیین جب اخ لاب موجود ہو۔ باقی جب بنت یا بنت الابن موجود ہو۔ محروم جب ابن یا ابن الابن یا اب یا جد صحیح یا اخ لاب وام یا اخت لاب وام مع البنت موجود ہوں۔

(ف) اخت لاب بھی اس حالت میں محروم ہے۔

ام

(ماں) کی تین حالتیں ہیں۔ 1۔ جب ولد یا ولد الابن یا کسی طرح کے یعنی عینی یا علاتی یا اخیافی دو یا زیادہ بہن موجود ہوں۔ تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ 2۔ جب میت مال کو چھوڑے۔ اور ولد یا ولد الابن یا کسی طرح کے دو یا زیادہ بھائی بہن موجود نہ ہوں۔ اگر چہ ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو۔ تو اس صورت میں مال کو کل مال کا تہائی ملتا ہے۔ 3۔ اگر زوجین ہوں تو ان کے حصہ کے بعد ماں ثلث پاوے گی۔ اس کی دونوں صورتیں یہ ہیں۔

1۔ مسئلہ میت۔ زوج 3۔ ام 1۔ اب 2۔ '''اس صورت میں کل مال کے چھ حصے ہوئے ااس میں سے نصف یعنی 3 زوج کو پہنچے اور باقی یعنی 3 میں سے ثلث یعنی ایک ماں کو اور باقی دو باپ کو۔

2۔ ۔ مسئلہ میت۔ زوج 1۔ ام 1۔ اب 2۔ '''اس صورت میں کل مال کے چار حصے ہوئے اس میں سے چوتھائی زوجہ کو اور باقی تین میں سے ثلث یعنی ایک ماں کو اور باقی تین باپ کو ملے گا۔

جدہ صحیحہ

(دادی۔ نانی) باپ کی جانب سے ہو۔ (دادی) یا ماں کی جانب سے (نانی) ان کی دو حالتیں ہیں۔ 1۔ سدس یعنی چھٹا حصہ خواہ کتنی ہوں۔ اور کیسی ہی ہوں۔ بشرط یہ کہ ایک درجہ کی ہوں۔ 2۔ دور والیاں۔ جیسے پردادی پرنانی نزدیک والیوں یعنی دادی نانی کے ہوتے ہوئے محروم ہوگی۔ اور سب دادیاں اور نانیاں ماں کی موجودگی میں محروم ہوں گی۔ اور صرف دادیاں باپ کی موجودگی میں محروم ہوگی۔ نیز دادا کی موجودگی میں بھی اور جد صحیح سے اوپر والیاں جد صحیح کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گی۔

عصبہ

عصبہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ عصبہ سببیہ یعنی مولی العتاقہ۔ 2۔ عصبہ نسبیہ۔ عصبہ نسبیہ کی تین قسمیں ہیں۔ 1۔ عصبہ بنفسہ۔ عصبہ لغیرہ۔ عصبہ مع غیرہ۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جاچکا ہے۔ عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے۔ کہ جب میت کی طرف نسبت کیا جاوے۔ تو درمیان عورت نہ آئے۔ عصبہ لغیرہ وہ عورت ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہے۔ وہ چار ہیں۔ بنت بنت الابن اخت لاب اخت لاب وام۔ عصبہ مع غیرہ وہ عورت ہے جو عورت کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہے۔ وہ دو ہیں۔ 1۔ اخت لاب وام۔ 2۔ اخت لاب۔ بنت بنت الابن کے ساتھ عصبہ بنفسہ کی چار قسم ہیں۔ 1۔ جزء المیت ابن۔ ابن الابن وان سفلوا۔ 2۔ اصلہ۔ اب۔ اب الاب وان علا۔ 3۔ جزء ابیہ ای الاخوۃ ثم بنوھم وان سفلوا ۔ 4۔ جزء جدہ ای الاعمام ثم بنوھم وان سفلوا الاقرب فالاقرب جو میت سے زیادہ قریب ہوگا۔ وہی وارث ہوگا عصبات میں جزء المیت مقدم ہے۔ اس کے بعد اصل المیت اس کے بعد جازئ ابیہ و بنوھم اس کے بعد جزء جدہ

باب الحجب

یعنی کوئی وارث کسی وارث کیوجہ سے پورا حصہ نہ پاوے۔ یا کچھ نہ پاوے۔ حجب کی دو قسمیں ہیں۔ حجب نقصان۔ حجب حرمان۔ حجب نقصان جو پورا حصہ نہ پاوے۔ پانچ نفر کے لئے ہے۔ زوجین (یعنی زوج وزوجہ کہ زوج کو نصف ملتا ہے۔ اور اولاد کے ہونے سے کم یعنی ربع ملتا ہے۔ اسی طرح زوجہ کو ربع ملتا ہے۔ اور اولاد کے ہونے سے کم یعنی ثمن ملتا ہے۔ ام۔ بنت الابن اخت لاب (یعنی ام کو ثلث ملتا ہے۔ اور اولاد کے ہونے سے مثلا سدس پاتی ہے۔ اور بنت الابن کو نصف ملتا ہے۔ اور بنت کے ہونے سے سدس پاتی ہے۔ اور اخت لاب کو نصف ملتا ہے۔ اور ایک اخت عینیہ کے ہونے سے سدس پاتی ہے۔

حجب حرمان۔ جو کچھ نہ پاوے۔ چند نفر کے لئے حجب حرمان نہیں ہے۔ ولدان زوجان ابوان بقیہ کے لئے حجب حرمان ہے۔ مگر اس کے لئے دو قاعدے کی ضرورت ہے۔ قاعدہ اول جو شخص میت کی طرف سے کسی واسطہ (ذریعہ) سے منسوب ہو۔ تو واسطہ کے ہوتے ہوئے وہ شخص محروم ہوگا۔ جیسے زید کا لڑکا عمرو عمرو کا لڑکا خالد خالد کی نسبت زید کی طرف عمرو کے واسطے سے ہے۔ جب تک عمرو زندہ رہے گا خالد زید کے ترکہ سے کچھ نہیں پاوے گا۔ دوسرا قاعدہ الاقرب فالاقرب میت سے جو زیادہ قریب ہوگا۔ وہی وارث ہوگا۔ مثلا پہلے قاعدہ کے روسے زید کے دولڑکے بکر وعمرو۔ عمرو کا لڑکا خالد۔ بکر وعمرو کی نسبت زید کیطرف بلاواسطہ ہے۔ اور خالد کی باواسطہ ہے۔ جب تک واسطہ قائم رہے گا۔ خالد زید کے ترکہ سے محروم مگر جب واسطہ نہ رہے۔ تو نسبت خالد کی زید کیطرف بلاواسطہ پائی جاتی ہے تو جس طرح بکر کی نسبت زید کی طرف بلاواسطہ ہے زید کے ترکہ کا حقدار ہے۔ اسی طرح

خالد کی نسبت زید کی طرف بلاواسطہ پائی جاتی ہے ۔ تو خالد ہی زید کے ترکہ کا حقدار ہونا چاہیے ۔ مگر جب دوسرے ترکہ کا لحاظ کیا تو خالد زید کا ترکہ نہیں پائے گا ۔

باب مخارج الفروض

مخرج جس سے مسئلہ نکالا جاتا ہے ۔ سات عدد میں کیونکہ کل حصہ 6 ہے ۔ نوع اول نصف ربع ثمن ۔ نوع ثانی ۔ثلثان ثلث ۔ سدس ۔ اگر تنہا تنہا ہو تو ۔ 2 ۔ نصف کا مخرج ہے 6سدس یا نصف اور نوع ثانی کا کل یا بعض

3 ۔ثلث ۔ثلثان کا ۔ 4 ربع کا ۔ 12 نوع اول کا ربع نوع ثانی کا کل یا بعض ۔ 8 ۔ ثمن کا 24 نوع اول کا ثمن نوع ثانی کا کل یا بعض

باب العول1

مخرج کا بڑھا دینا ۔ کل مخرج 7 ہے ۔ 4 کا عول نہیں آتا ہے ۔ 2 ۔ 3 ۔ 4 ۔ 8 ان کا عول نہیں آتا ہے ۔ 6 کا عول دس تک طاق وجفت دونوں آتا ہے ۔ یعنی سہام 6 سے طاق اور جفت دونوں طرف سے بڑھتے ہیں ۔ دس تک پس کبھی سات ہو جاتے ہیں ۔ کبھی 8 کبھی 9 کبھی 10 اس سے زیادہ نہیں بڑھتے ۔ 12 کا عول 17 تک طاق ہی آتا ہے ۔ چنانچہ مثالوں سے ظاہر ہے ۔ 24 کا عمول 27 تک ایک ہے جیسے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک 31 تک ۔

باب تماثل ۔تداخل ۔ توافق ۔ تباین کے معلوم کرنے کا طریقہ

دو عدد اگر مساوی ہوں تو نسبت تماثل کی ہے ۔ جیسے 3 ۔ 3 ۔ یا 6 ۔ 6 تداخل جیسے 3 ۔ 9 اقل اکثر کو فنا کر دے ۔ یا اکثر اقل پر منقسم ہو جاوے ۔ یا اقل پر اس کے مثل یا امثال زیادہ کرنے سے اکثر کے مساوی ہو ۔ یا اقل اکثر کا جز ہو ۔ توافق اقل کو فنا نہ کر سکے ۔ بلکہ تیسرا عدد دونوں کو فنا کر دے ۔ جیسے 8 ۔ 20 ۔ 4 دونوں کو فنا کر دیتا ہے ۔ تباین نہ اقل فنا کر سکے ۔ نہ تیسرا فنا کر سکے ۔ جیسے 9 ۔ 10 ۔ خلاصہ یہ کہ دو عددوں کو دیکھو ایک دوسے کے مساوی ہے یا نہیں اگر مساوی ہے تو نسبت تماثل کی ہے اگر مساوی نہیں ہے ۔ تو ایک دوسے کو فنا کر سکتا ہے یا نہیں ۔ اگر فنا کر سکتا ہے تو نسبت تداخل کی ہے ۔

1 ۔ سہام کا مخرج سے بڑھ جانا یا بڑھا لینا اس کو عول کہتے ہیں ۔

اگر فنا نہیں کر سکتا تو دو حال سے خالی نہیں ۔ تیسرا عدد فنا کر سکتا ہے ۔ تو نسبت توافق کی ہے ۔ اگر تیسرا عدد فنا نہیں کر سکتا ہے ۔ تو نسبت تباین کی ہے ۔ چونکہ تماثل وتداخل کا جاننا ظاہر ہے ۔ توافق تباین ظاہر نہیں اس لئے اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اکثر کو اقل کے مقدار دونو ںجانب سے کم کیا جاوے ۔ جس عدد پر منتقق ہوں ۔ وہی عدد دونوں کا وفق ہے ۔ دو پر منتقق ہوں ۔ توافق بالنصف تین پر توافق بالمثلث دس تک اگر دس سے زیادہ اور منتقق ہوں ۔ تو بجز من کا لفظ بڑھا دینا جیسے 11 کے لئے بجز من احدی عشر 12 کے لئے بجز من اخنا عشر ۔ اور تیرہ ہو تو توافق بجز من ثلاثہ عشر علی ھذا القیاس

تصیح کے بیان میں

جب کبھی وارثوں کے سہام کسر پڑتی ہے ۔ اس کسر کو صحیح بنا ڈالتے ہیں ۔ جس سے سہام وارثوں پر تقسیم ہو جاتے ہیں اس صحیح بنا ڈالنے کو تصیح کہتے ہیں ۔ تصیح کے سات قاعدے ہیں ۔ 3قاعدے سہام (حصہ) وروس (ورثاء) میں جاری کیے جاتے ہیں ۔ 4قاعدے روئوس روئوس میں جاری ہیں ۔

پہلا قاعدہ

اگر سہام روؤس میں کسر واقع نہ ہو تو تصیح کی ضرورت نہیں۔ اور یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سہام ور ئوس میں تماثل ہو۔ دوسرا یہ کہ دونوں میں تداخل ہو اور سہام رئوس سے بڑے ہو۔ مثال۔ بنت 4۔ اب 1۔ ام 1۔

دوسرا قاعدہ

اگر سہام روئوس میں کسر ایک فریق پر واقع ہو۔ (سہام سے عدد سہام اور روس سے عدد ورثاء مراد ہیں۔) تو اگر روئوس وسہام میں موافقت ہے تو روئوس کے دفق کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دیں۔

تیسرا قاعدہ

اگر ایک فریق پر کسر واقع ہو تو اگر رووس وسہام میں مباینہ ہے۔ تو روئوس کے کل عدد کو اصل مسئلہ میں اور اگر عول ہو تو عول میں ضرب دو۔

وہ چار قاعدے جو رئوس رئوس میں جاری کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قاعدہ سابقہ کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اول قاعدہ

اگر کسی دو فریق پر یا زیادہ پر واقع ہو۔ لیکن ان کے رئوس کے عدد کے درمیان مماثلت ہے ایک فریق کے رئوس کے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دیں۔

دوسرا قاعدہ

اگر رئوس کے عدد کے درمیان مداخلہ ہے۔ تو اس کے اکثر عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دو۔

تیسرا قاعدہ

اگر رئوس کے عدد کے درمیان موافقہ ہو۔ تو ایک کا کل عدد دوسرے کے دفق میں ضرب دو۔ جو حاصل ہو اس کو اور تیسرے رئوس کے عدد کو دیکھو اگر موافقہ ہو تو ایک کا وفق دوسرے کے کل میں ضرب دو۔ جو حاصل ہو۔ اس کو اور چوتھے رئوس کے عدد کے درمیان دیکھو۔ اگر موافقہ ہو تو ایک کا دفق دو دوسرے کے کل عدد میں ضرب دو جو حاصل ہو اس کو اصل مسئلہ میں ضرب دو۔

چوتھا قاعدہ

اگر روئوس کے عدد کے درمیان میانیہ ہو تو ایک رئوس کے عدد کو دوسرے رئوس کے عدد میں ضرب دو جو حاصل ہو اس کو تیسرے رئوس کے عدد میں ضرب دو جو حاصل ہو اس

کوچوتھے رئوس کے عدد میں ضرب دو جو حاصل ہو اس کو مسئلہ میں ضرب دو جو حاصل ہو وہی مسئلہ کا مبلغ ہے ۔

فصل

حصہ معلوم کرنے کا طریقہ ۔ تصحیح سے جس فریق کا حصہ معلوم کرنا چاہو تو اس کا جو حصہ اصل مسئلہ سے ملا تھا اس حصہ کو مبلغ میں جس کو مخرج مسئلہ میں ضرب دے کر تصحیح کی تھی ضرب دو جو حاصل ہوگا ۔ وہی اس فریق کا تصحیح سے حصہ ہوگا اگر کسی فریق کے ہر ایک کا حصہ معلوم کرنا چاہو تو تین طریقہ سے معلوم کر سکتے ہو ۔

1 ۔ اس فریق کو جو حصہ اصل سے ملا تھا اس کو اس فریق کے عدد رئوس پر تقسیم جو حاصل ہو اس کو مبلغ میں جس کو مخرج مسئلہ میں ضرب دے کر تقیح کی تھی ضرب دو جو حاصل ہوگا وہی اس کا حصہ ہے ۔

2 ۔ مضروب مبلغ کو جس فریق پر چاہو تقسیم کرو جو حاصل ہو اس کو اس فریق کے اصل مسئلہ سے جو حصہ ملا تھا اسمیں ضرب دو جو حاصل ہوگا وہی اس کا حصہ ہے ۔

3 ۔ ہر فریق کے سہام (حصہ) کو ج اصل مسئلہ سے ملا تھا ۔ اس فریق کے عدد رئوس کو تنہا دیکھو ۔ کہ کیا نسبت ہے ۔ جو نسبت ہو وہی نسبت مضروب (مبلغ میں ہوگی ۔

فصل

ورثہ کے درمیان ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے ۔ اگر ترکہ و تصٖح میں میانیہ ہو تو ہر وارث کے سہام کو جو تصیح سے ملا تھا ۔ ترکہ میں ضرب دو ۔ جو حاصل ہو اس کو تصیح سے تقسیم کرو ۔ جو حاصل ہو وہی اس کا حصہ بنے ۔ اگر ترکہ و تصیح میں موافقت ہے ۔ تو ہر وارث کے سہام کو (جو اصل مسئلہ سے ملا تھا) ترکہ کے دفق میں ضرب دو ۔ جو حاصل ہو اس کے تصیح کے دفق سے تقسیم کرو ۔ جو حاصل ہو وہی اس کا حصہ ہے ۔

غرما کے درمیان کس طرح تقسیم کیا جائے ۔ ہر غریم کا دین (قرض) سہام ک مرتبہ میں ہے ۔ اور جملہ دیون تصییح کے مرتبہ میں ہے جس طرح عمل پہلے کیا تھا اسی طرح اس میں عمل کیا جائے ۔

فصل ۔ تخارج کے بیان میں

جب کوئی وارث اپنے سہام کے بدلے جو تصیح سے ملتے ہیں ۔ کوئی چیز ترکہ سے لے کر صلح کرلے ۔ اور اپنے حصہ سے دستبردار ہو جائے ۔ تو اسی کو تخارج کہتے ہیں ۔ پس مسئلہ نکالنے میں اس کو شامل کیا جاوے ۔ جب مسئلہ ٹھیک ہو گیا اس کے حصے کو خارج کرکے جو سہام دیگر ورثہ کو ملاہ ۔ اسی کے مطابق ہر وارث ترکہ سے لے لیوے ۔ جیسے زوج 3 ام 2 عم 1 ۔ شوہر مہر کے بدلے ترکہ سے دستبردار ہو گیا ۔ عمل بالا سے ام کو 2 بٹہ تین عم کو 1 بٹہ 3 ملے گا ۔

دوسری مثال ۔ زوجہ 4 ۔ ابن 7 ۔ ابن 7 ۔ ابن 7 ۔ ابن 7 ۔ ابن 7 ۔

ایک لڑکا کسی چیز کے بدلہ میں ترکہ سے دست بردار ہو گیا اس کا سہام 7 خارج کردیا ۔ 35 باقی مسئلہ کی تصیح ہوگا ۔

باب الرد

ردعول کا ضد ہے۔ جوکچھ زوی الفروض سے بچے اور عصبات کسی قسم کے ہوں۔ اس کو زوی الفروض نسبیہ پرانکے حقوق کے مطابق لوٹانا۔ رد کے مسائل چار قسم پر ہیں۔

1۔ زوجین نہ ہوں مسئلے میں من یردعلیہ ایک جس ہیں۔ تو مسئلہ ان کے رئوس سے کیا جاوے۔

3۔ (زوجین نہ ہوں) مسئلہ میں صرف زوی الفروض نسبیہ 2 جنس یا 3 جنس ہو تو مسئلہ ان کے سہام سے کیا جائے۔

3۔ زوجین ہوں۔ زوجین کے اقل مخارج سے مسئلہ کیا جاوے۔ اگر سہام ورئوس میں کسر ہو۔ مگر دونوں کے درمیان دفق ہے۔ توافق بالنصف ہے 2 کو مسئلہ میں ضرب ویا حاصل ہوا 8 اور سہام میں ضرب دیا۔ جیسے زوج ایک بٹہ تین اور بانت 3 بٹہ 4 اگر سہام ورئوس میں مباینہ ہے۔ توعدد رئوس 5 کو اصل میں ضرب دیا حاصل ہوا 3۔ 5۔ کو سہام میں ضرب دیا۔

4۔ زوجین ہوں دو جنس کے ہوں زوجین کے فرض کے بعد جو بچا وہ دو جنس پر تقسیم کیا جاوے۔ اگر کسر واقع ہو۔

من یردعلیہ کا سہام اصل مسئلہ میں ضرب دیں۔ جو حاصل ہو وہی تصیح ہے رد کے مخارج حسب زیل میں۔ 2۔ 3۔ 4۔ 5۔ 8۔ کل 5 ہیں۔

باب المناسخہ

ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے کسی وارث کے مرجانے کے سبب اس کے حصہ کا وارثوں کی طرف منتقل ہوجانا۔ اس کو مناسخہ کہتے ہیں۔ جیسے ایک عورت مرگئی۔ اسکے وارث۔ شوہر۔ لڑکی۔ ماں ہیں۔ ابھی ترکہ تقسیم نہیں ہوا۔ کہ شوہر مرگیا۔ اس کے ورثاء زوجہ اب ام ہیں۔ پھر لڑکی مرگئی اسکے ورثاء ابن ابن بنت جدہ ہیں۔ پھر ماں مرگئی اس کے ورثاء زوج اخ اخ ہیں۔ اب پہلے میت اول کی تصیح کی جاوے۔ اس کے بعد میت ثانی کی تصیح کیجائے۔ پھر دیکھو میت ثانی میں ضبت اول نے کیا سہام پایا۔ اس کو "مافی الید" کہتے ہیں۔ اورمافی الید اور تصیح ثانی میں اگر مساوات ہے تو ضرب دینے کی ضرورت نہیں۔ اگر موافقت ہے۔ تو تصیح ثانی کے وفق کو اصل میں ضرب دو۔ جو حاصل ہو وہی دونوں تصیح کا مسئلہ ہے۔ اگر تصیح ثانی اورمافی الید میں مباینہ ہو۔ تو تصیح ثانی کے کل عدد کو تصیح اول میں ضرب دو۔ جو حاصل ہوگا وہی دونوں تصیح کا مخرج (مسئلہ) ہے۔ پس میت اول کے سہام کو مضروب (تصیح ثانی) میں ضرب دو۔ اگر دفق ہے تو دفق میں ضرب دو اور میت ثانی کے ورثاء کے سہام کو مافی الید میں ضرب دو اگر وفق ہو تو وفق میں ضرب دو۔ دو بطن ہو یا تین چار الی غیر النھایۃ دوسرے تصیح کو اول کے قائم مقام اور تیسرے تصیح کو دوسے کے قائم مقام بہرحال پچھلی تصیح ثانی کے قائم مقام ہوگی۔ اور پہلی نسب تصیح اول کے قائم مقام ہوگی۔

فصل فی الحمل

حمل کی اکثر مدت میں بہت اختلاف ہے کم میں بلا اختلاف چھ ماہہ حمل میں دو تصیح کی جاوے ایک حمل کو مذکر مان کر دوسری مونث مان کر جو حصہ دونوں تصیح میں کم ہو۔ وہ ورثاء کو دے دیا جاوے۔ باقی روک لیا جاوے۔ جب حمل پیدا ہوجائے اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔

دونوں تصیح کے درمیان اگر موافقہ ہے۔ تو ایک کا وفق دوسرے کے کل میں ضرب دو جو حاصل ہو وہی دونوں کا مسئلہ مخرج ہے۔ جیسے پہلے تصیح 24۔ اور دوسری تصیح 27 دونوں میں توافق بالثلث ہے۔ 9 کو 44 میں ضرب دیا۔ 216 حاصل ہوا۔ یہی دونوں کا مخرج ہے۔ فریق اول کے سہام کو تصیح ثانی کے وفق میں ضرب دو۔ اور فریق ثانی کے سہام کو تصیح اول کے وفق میں ضرب دو۔ یعنی دونوں تصیح کو ہم مخرج بنانا جس تصیح سے وارث کا حصہ کم ہو وہ دے دیا جاوے۔ باقی روک لیا جاوے۔ جب حمل ظاہر ہو اس کے مطابق عمل کیا جاوے۔ اور حمل و بنت کا حصہ جیسا مناسب سمجھا جاوے کیا جاوے۔ آئندہ چل کر جھگڑا فساد نہ ہو۔ اگر دونوں تصیح میں میاینہ ہے۔ تو کل تصیح کو دوسرے تصیح میں ضرب دو۔ جو حاصل ہو وہی دونوں کا ہم مخرج ہے۔ فریق اول کے سہام کو تصیح ثانی میں ضرب دو۔ اور تصیح ثانی کے فریق کے سہام کو تصیح اول میں ضرب دو۔

قلبی تاثر

فتاویٰ ثنایئیہ کتاب الفرائض کومیں نے اول تا آخر گہری نظر سے دیکھ لیا ہے۔ جہاں کہیں ضرورت معلوم ہوئی۔ وتشریحات وتوضیحات حوالہ قلم کردی گئی ہیں۔

اس دیباچے میں سراجی کو بقدر ضرورت یعنی جو مسائل اکثر پیش آتے ہیں بطور خلاصہ لکھ دیا ہے حضرت العلام جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مرحوم کے تحریر کردہ مسائل میراث دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت مرحوم نہ صرف فرائض میں یدطولی رکھتے تھے بلکہ علم الحساب میں بھی ماہر کامل تھے کیونکہ مرحوم کے تحریر کردہ مناسخہ کے سخت جانی مسائل بھی بالکل درست نظر آئے خداوند کریم نے مرحوم کی ایک عجیب ہستی ہم کو عنایت کی تھی جس کی واحد ذات میں اس طرح طرح کے کامل الفن اشخاص کی قابلیتیں وصلاحیتیں جمع تھیں مرحوم کی قابل قدر شخصیت پر غور وفکر کرنے سے فوراً یہ شعر زبان آتا ہے۔

لیس علی اللہ بمستنکر   ان یجمع العالم فی الواحد

فجزاہ اللہ عنا باحسن الجزاء وعاملہ باحسن الاکرام

مجھے خوشی ہے کہ حضرت العلامہ مولانا عبدالغفور صاحب ملافاضل یسکوہری وحضرت محترمی مولانا عبدالروف صاحب رحمانی جھنڈے نگری کی پرخلوص تحریک محب محترم مولانا محمد داؤد راز زید مجدہم مرتب فتاویٰ ثنایئہ نے مجھے اس تقریب سے فتاویٰ ثنائیہ کی علمی خدمت میں شریک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس یادگر جاوداں کو درجہ قبولیت عطا فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2 ص477

محدث فتویٰ